بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۷ رجب ۱۳۹۰ھ - ۱۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

- گزشتہ دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے جو اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور ایدہ اللہ اور حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؎

- ربوہ ۹ تبوک - مبلّغِ گیمبیا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل وہاں کئی سال تک کامیابی سے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل ۸ ماہِ تبوک کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ مقامی احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو بہت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد پیش کی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ آمین ؎

- لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مورخہ ۳/۹ کو بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کا تبلیغی میدان میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؎ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

- مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) مجلس نصرت جہاں وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ سب دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر رنگ میں کامیابی دے اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین ؎

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ میں احمدیہ سکولوں کے لئے ہمیں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور ریاضی میں ایم۔ ایس سی اساتذہ (کم از کم سیکنڈ کلاس) کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب ۱۳ ستمبر بروز اتوار صبح ۹ بجے اپنی اسناد کے ہمراہ انٹرویو کے لئے ربوہ پہنچ جائیں ؎

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں

کِس قدر گستاخی ہے کہ انسان ایک کیڑا ہوتے ہوئے اُس رافع ذاتِ الٰہی پر حملہ کرے

"خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں۔ وہ اپنی ماہیّت نہیں جانتا اور نہیں سمجھتا اور آسمانی باتوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ؎

تو کارِ زمین را نکو ساختی ؎ کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اُسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں، بلکہ طریق عبودیّت یہی ہے کہ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آئے ہیں۔ چاند ہر روز دُھلا دُھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سُورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز اِن باتوں کو سوچو کہ سُورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے، جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سُورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمّی اور ناقص سمجھی جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرّہ برابر فرق نہیں۔ اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت، نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں، بچے جوان اور بُوڑھے ہو کر مرتے ہیں، لیکن جو سُورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سُورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے اور چلا جائے گا، مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا۔ کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذاتِ الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں ؎"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۲، ۹۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش

ہمہ گیر فساد و بگاڑ کی عالمگیر وبا

ملتان سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ کی ایک حالیہ اشاعت میں اُس کے ایک کالم نویس کا ایک نہایت ہی فکر انگیز نوٹ "انسانیت ماتم کناں ہے" کے زیرِ عنوان شائع ہُوا ہے۔ فی زمانہ دنیا ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے جس طوفانِ بلاخیز کی لپیٹ میں آئی ہوئی کالم نویس نے اپنے اس نوٹ میں اس کا بہت دردانگیز پیرائے میں ذکر کیا ہے۔ ہر چند کہ نوٹ کسی قدر طویل ہے تاہم اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم اسے من و عن ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ کالم نویس رقمطراز ہے:۔

"قریب قریب تمام قوموں کا حال یہ ہو چکا ہے کہ ان کے ہاں لینے کے پیمانے اَور ہیں اور دینے کے اَور۔ جتنے معیار وہ اپنے مفاد کے لئے قائم کرتی ہیں دوسروں کا مفاد سامنے آتے ہی وہ سب معیار بدل جاتے ہیں اور جن معیاروں کا وہ دوسروں سے مطالبہ کرتی ہیں ان کی پابندی خود کرنا حرام سمجھتی ہیں۔ بدعہدی کا مرض اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ اب ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی اعتماد باقی نہیں رہا۔ بڑی بڑی قوموں کے نمائندے نہایت مہذب صورتیں لئے ہوئے جب بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کر رہے ہوتے ہیں اس وقت ان کے دلوں میں یہ خبیث نیت چھپی ہوئی ہوتی ہے کہ پہلا موقع ملتے ہی اس مقدس بکرے کو قومی مفاد کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائیں گے اور جب ایک قوم کا صدر یا وزیرِاعظم اس قربانی کے لئے چھری تیز کرتا ہے تو پوری قوم میں سے ایک آواز بھی اس بداخلاقی کے خلاف نہیں اٹھتی، بلکہ ملک کی پوری آبادی اس جرم میں شریک ہو جاتی ہے۔ مکاری کا حال یہ ہے کہ بڑے بڑے پاکیزہ اخلاقی اصولوں کی گفتگو کی جاتی ہے صرف اس لئے کہ دنیا کو بے وقوف بناکر اپنے مفاد کی خدمت اس سے لی جائے اور سادہ لوح انسانوں کو یقین دلایا جائے کہ تم سے جان و مال کی قربانی کا مطالبہ جو ہم کر رہے ہیں یہ کچھ اپنے لئے نہیں ہے بلکہ ہم بے غرض، نیکوں کے نیک لوگ یہ ساری تکلیفیں محض انسانیت کی بھلائی کے لئے برداشت کر رہے ہیں۔ سنگدلی و بے رحمی اس مرتبہ کمال پر پہنچی ہے کہ ایک ملک جب دوسرے ملک پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس کی آبادی کو روندنے اور کچلنے میں محض اسٹیم رولر کی سی بے حسی ہی اس سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت مزے لے لے کر دنیا کو اپنے ان کارناموں کی اطلاع دیتا ہے گویا اسے معلوم ہے کہ اب دنیا انسانوں سے نہیں بلکہ صرف بھیڑیوں سے آباد ہے۔ خود غرضانہ شقاوت اس انتہاء کو پہنچ چکی ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو اپنے مفاد کے لئے مسخر کرنے کے بعد صرف یہی نہیں کہ بے دردی کے ساتھ اسے لوٹتی کھسوٹتی ہے بلکہ نہایت منظم طریقہ سے پیہم کوشش کرتی رہتی ہے کہ انسانیت کے تمام شریفانہ خصائل سے اسکو خالی کر دے اور وہ تمام کمینہ اوصاف اس کے اندر پرورش کرے جنہیں وہ خود نہایت گھناؤنا سمجھتی ہے۔

یہ چند نمایاں ترین اخلاقی خرابیاں میں نے محض نمونے کے طور پر بیان کی ہیں ورنہ تفصیل کے ساتھ اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ پوری انسانیت کا جسم اخلاقی حیثیت سے سڑ گیا ہے۔ پہلے قحبہ خانے اور قماربازی کے اڈے اخلاقی پستی کے سب سے بڑے پھوڑے سمجھے جاتے تھیں لیکن اب تو ہم جدھر دیکھتے ہیں انسانی تمدن پورے کا پورا ہی ایک پھوڑا نظر آتا ہے۔ قوموں کی پارلیمنٹیں اور اسمبلیاں، حکومتوں کے سیکرٹریٹ اور وزارت خانے، عدالتوں کے ایوان اور وکالت خانے، پریس اور نشرگاہیں، یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے، بینک اور صنعتی و تجارتی کاروبار کے مجامع، سب کے سب پھوڑے ہی پھوڑے ہیں جو کسی تیز نشتر کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ علم جو انسانیت کا عزیز ترین جوہر ہے آج اس کا ہر شعبہ انسانیت کی تباہی کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ طاقت اور زندگی کے تمام وسائل جو قدرت نے انسان کے لئے مہیا کئے تھے فساد اور خرابی کے کاموں میں ضائع کئے جا رہے ہیں اور وہ صفات بھی جو انسان کی بہترین اخلاقی صفات سمجھی جاتی تھیں۔ مثلاً شجاعت، ایثار، قربانی، فیاضی، صبر، تحمل، اولوالعزمی، بلند حوصلگی وغیرہ۔ آج ان کو بھی چند بڑی اور بنیادی بداخلاقیوں کا خادم بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔"

(کوہستان ملتان ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء صٓ۳)

عالمگیر اخلاقی انحطاط اور ظلم و جور کی اِس کیفیت کو دیکھ کر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی اِس دنیا میں نیکی پارسائی اور دینداری کا دَور لوٹ کر واپس آئے گا یا نہیں یا یہ دنیا اِسی طرح فساد و بگاڑ کا شکار رہ کر یکسر معدوم ہو جائے گی؟ اور اگر نیکی پارسائی اور دینداری کے دَور نے ایک دفعہ لوٹ کر پھر آنا ہے تو پھر اتنے عظیم اور ہولناک فساد و بگاڑ کی اصلاح کیونکر عمل میں آئیگی؟ کالم نویس نے اس نوعیت کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا ہے البتہ اُس نے یہ لکھ کر کہ "انسانی تمدن کے شعبے سب کے سب پھوڑے ہی پھوڑے ہیں جو کسی تیز نشتر کا مطالبہ کر رہے ہیں" اِس امر کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ دنیا کی موجودہ حالت ایک عالمگیر عذاب کو دعوت دے رہی ہے جو انتہائی ہولناک ہو گا۔ جب یہ صورت ہے تو پھر سوچنے اور غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس سے پہلے سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۱۶ میں دیا گیا وعدہ بھی ضرور پورا ہونا چاہیئے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بیک وقت پورا کرّۂ ارض عذابِ الٰہی کا مورد بننے والا ہو اور اللہ تعالیٰ اقوامِ عالَم کو ڈرانے اور خبردار کرنے کا کوئی انتظام نہ کرے۔

لادینی سیاست

ظاہر میں نوکِ خار کو گلریز کیجئے
ہو گفتگو تو مصلحت آمیز کیجئے

سونا اُگل سکے نہ کبھی کِشتِ حق اگر
باطل کی سرزمین کو زرخیز کیجئے

گھر بیٹھئے اگر ہو کٹھن مرحلہ پہ قوم
منزل قریب ہو تو قدم تیز کیجئے

جو ہو دروغِ مصلحت آمیز سے نفور
اُس مردِ حق پرست سے پرہیز کیجئے

یا رہئیے میر جعفرؔ و صادقؔ کے ہمنوا
یا پیروئ مسلکِ چنگیز کیجئے

عبدالمنان ناہید

ایبٹ آباد میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

مجالس علم و عرفان میں حضور کے بصیرت افروز ارشادات، ملاقاتیں، خطبہ جمعہ اور خطبہ نکاح

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

ایبٹ آباد۔ ۵ ؍ تبوک ۱۳۴۹ ہش
سیدنا حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ سے ایبٹ آباد تک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ قریباً ایک ہفتہ تک ربوہ میں قیام فرما رہے۔ اس عرصہ میں حضور باوجود شدید گرمی اور حبس کے بے حد مصروف رہے اور بعض اہم تبلیغی، تربیتی اور انتظامی امور سر انجام دینے کے علاوہ متعلقہ صیغہ جات کو ضروری ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔

مؤرخہ ۲ ؍ تبوک (بروز بدھ) صبح ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ راستے میں جابہ کے قریب نقاتی ریسٹ ہاؤس میں حضور نے ناشتہ کرنے کے لئے ایک گھنٹے تک قیام فرمایا۔ یہاں سے روانہ ہو کر حضور اسلام آباد تشریف لے گئے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پہ فروکش ہوئے۔ دوپہر کا کھانا آپ نے یہیں تناول فرمایا اور پھر کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے اور ساڑھے چھ بجے شام بخیر و عافیت ایبٹ آباد ورود فرما ہوئے۔

مجالس علم و عرفان میں اہم ارشادات

مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ احباب میں رونق افروز ہوئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک انہیں اپنے بیش قیمت ارشادات اور روح پرور کلمات سے نوازتے رہے۔ ایک دوست نے عرض کیا حضور آپ کی صحت کیسی ہے؟ فرمایا موٹر میں آنے کی وجہ سے چکر آنے لگے ہیں جن کا اثر میں اس وقت بھی محسوس کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا ربوہ میں نئے کیمپس میں بہت اچھی ورکشاپ بن گئی ہے۔ ایم ایس سی کے اپریٹس بڑے اعلیٰ اور جدید قسم کے ہیں۔ ان کے بعض حصے تو شاید پنجاب یونیورسٹی بلکہ پاکستان ریسرچ کے پاس بھی نہیں ہوں گے۔ ایم اے (عربی) اور ایم ایس سی کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں بعض رکاوٹوں اور ارباب حل و عقد کے سوچے سمجھے رویہ کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ایم اے (عربی) کا جب دو سال کے بعد پہلا امتحان ہوا تو یونیورسٹی میں اوّل، دوم اور سوم آنے کا اعزاز احمدی طلباء کو حاصل ہوا۔ مگر اس کے بعد ہمارے طلباء عربی میں اعلیٰ درجہ کی ذہانت رکھنے کے باوجود یہ شرف حاصل نہ کر سکے۔ ضمناً حضور نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر یونیورسٹی کی طرف سے پرچے دکھوانے کے طریق کار پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا پرچے دیکھنے کے بارے میں حق و انصاف کے تقاضے تو اسی صورت میں پورے ہو سکتے ہیں کہ خالی الذہن ہو کر ہر پرچہ کو بالاستیعاب پڑھ کر نمبر لگائے جائیں خواہ اس کے لئے گھنٹوں بیٹھنا کیوں نہ پڑے۔

کامرس کلاسز

ایک دوست نے عرض کیا۔ حضور ربوہ میں کامرس کلاسز بھی جاری ہونی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا۔ ربوہ میں ہر قسم کی کلاسیں شروع ہو سکتی ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ ان کی اہمیت کیا ہے۔ سارے ملک میں کامرس میں فسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والوں میں سے ۶۰ فیصدی بے روزگار در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اس لئے پاکستان کی صنعت و حرفت میں جس کی مانگ ہی نہیں اُسے ربوہ میں فروغ دینا بے روزگاری میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔ فرمایا یہی حال پالی ٹیکنکس کا ہے۔ یہ سب چار سے چھ ڈپلومے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر مناسب جگہ نہیں ملتی۔ آخر تنگ آ کر بعض دفعہ انہیں اَن ٹرینڈ کاریگروں کی صف میں شامل ہو کر مختلف کٹھن اور حوصلہ شکن مرحلوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور اگر قسمت یاوری کرے تو پھر درجہ بدرجہ ترقی نصیب ہوتی ہے۔

افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

مغربی افریقہ میں میڈیکل سنٹرز اور سکولوں کے اجراء کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ خدا کے فضل سے بعض میاں بیوی کو الیفائڈ ٹیچرز نے زندگی وقف کی ہے اور اب نائیجیریا کے مسلم نارتھ میں جہاں عورتوں سے بڑا سخت پردہ کروایا جاتا ہے وہاں کے ماحول کے مطابق حسب منشاء سکولوں کے اجراء کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح وہاں میڈیکل سنٹرز کھولنے کی بھی ضرورت ہے جس کے لئے دو لیڈی ڈاکٹرز نے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں مگر یہ غیر شادی شدہ ہیں اس لئے اب ہمیں ایسے دو ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے جو ان سے شادی کر لیں اور میاں بیوی کی حیثیت میں خدمات بجا لاتے ہوئے ثواب دارین حاصل کریں۔

اس موقعہ پر مکرم سید حسنات احمد صاحب (پسر مکرم سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم) راولپنڈی سے حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نے اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے بارے میں غیر ملکی اخبارات کے متعدد تراشوں کی روشنی میں مجوزہ کتاب کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں انہیں ضروری ہدایات سے نوازتے رہے۔ اسی ضمن میں حضور نے انگلستان، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ کے بعض اخبارات میں چھپنے والے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی صحافتی دیانتداری کو سراہا۔ آپ نے فرمایا بعض دوستوں نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ افریقہ کے دورہ کے متعلق بیرونی پریس نے تو بڑی وسیع القلبی کا ثبوت دیا ہے مگر ملکی پریس نے کوئی خبر شائع نہیں کی۔ فرمایا ان کے سینما کے کسی اشتہار کے پہلو میں چند سطروں کی ایک غلط سی خبر کے لئے ان کا زیر بار احسان ہونے کی ہمیں ضرورت ہی کیا ہے۔

کمیونسٹ ممالک میں تبلیغ اسلام۔

آہنی پردہ کے پیچھے ہمارے بعض دوستوں کے قبولِ اسلام کو آپ نے بڑا ہی خوش آئند قرار دیا اور فرمایا اب وہ وقت دُور نہیں جب یوگوسلاوین احمدیوں کے ذریعہ انشاء اللہ کمیونسٹ ممالک میں بھی اسلام کو فروغ حاصل ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔ اب ویسے بھی عالمی دباؤ کے نتیجہ میں روس میں مذہب پر مختلف قیود کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے اور مذہبی آزادی کی ایک خوشگوار رَو چل پڑی ہے اور اس کی واضح مثال مستقبل قریب میں تاشقند میں منعقد ہونے والی ایک مذہبی کانفرنس ہے جس میں دنیا بھر کے قریباً پانچ ہزار علماء مدعو کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسلام کے زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے ثبوت میں واقعاتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے تازہ نشانات اور اس کی تائید و نصرت کو پیش کیا جائے۔

چار اصحاب کا قبولِ حق

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ ایمان افروز مجلس علم و عرفان اس لحاظ سے بھی انتہائی خیر و برکت اور ازدیادِ ایمان کا باعث بنی کہ اس موقعہ پہ مکرم محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب ریذیڈنٹ انجنیئر (راولپنڈی الیکٹریکل پاور کمپنی) ایبٹ آباد جو حضور کے قیام ایبٹ آباد کے دوران شروع سے نمازوں میں شامل ہوتے اور حضور کی مجالس علم و عرفان سے مستفید ہوتے چلے آ رہے تھے حضور کے دستِ مبارک پہ بیعتِ خلافت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ اُن سے پہلے بھی تین احباب حضور کے ہاتھ پہ شرف بیعت حاصل کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک دوست نے

حضور کی ایبٹ آباد میں تشریف آوری کے شروع میں تیسرے یا چوتھے روز بیعت کی تھی اور دوسرے دوستوں کو یہ سعادت احباب راولپنڈی کی اجتماعی ملاقات کے موقعہ پر نصیب ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب دوستوں کو استقامت بخشے اور دین و دُنیا میں سرخرو فرمائے۔

دعوتِ عصرانہ میں شرکت

اگلے روز سوا پانچ بجے شام جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کی طرف سے ایک دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں ازراہِ شفقت و ذرّہ نوازی حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے شمولیت فرمائی۔ اس تقریب میں علاوہ دیگر مدعوین کے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سلمہ اللہ، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی شرکت فرمائی۔

اس موقعہ پر ما حضر تناول فرمانے سے قبل معزز شہریوں سے گفتگو کے دوران حضور نے فرمایا۔ ہمارے پاکستانی بھائیوں کو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے مطابق دنیا میں اسلام کے حق میں ایک عظیم انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کمیونزم کے گھٹا ٹوپ بادل اب آہستہ آہستہ چھٹ رہے ہیں۔ دہریت و الحاد میں ڈوبی ہوئی فضا میں جہاں کل تک مذہب کا نام لینا جرم تھا اب وہاں مسجدیں آباد ہو رہی ہیں۔ اسلامیات پر درس و تدریس کے سلسلے بحال ہو رہے ہیں اور مسلمان حلقوں میں اسلامی اخلاقیات پر بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف یورپ و امریکہ میں عیسائیت کی مذہبی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ عیسائیت اب براعظم افریقہ میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہے اور جماعت احمدیہ سے ساتھ اسے زبردست مقابلہ درپیش ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں وہ لرزہ بر اندام ہے اور قریباً ہر میدان میں پسپا ہو رہی ہے۔

حضور نے کمیونزم اور سرمایہ داری کے مقابلے میں اسلامی تعلیمات کی بعض خصوصیات پر روشنی ڈالی اور اسلام کے اقتصادی اصول کی برتری ثابت کرتے ہوئے انہیں بنی نوع انسان کی سچی خوشی اور خوشحالی کا ضامن قرار دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام مذہبی رواداری کا علمبردار اور ہر قسم کے تعصب کو مٹاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبویؐ میں اپنی عبادت بجا لانے کی اجازت مرحمت فرمانا اس کا عملی ثبوت ہے۔

آپ نے ڈنمارک کی مسجد نصرت جہاں کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں اب تک ہزاروں غیر مسلم زائرین اپنے اپنے مذہب کا پیروکار رہتے ہوئے ہماری نمازوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ مسجد اسلام کی مذہبی رواداری اور اس کی روحانی تاثیرات کا ایک دلکش مرقع ہے۔

حضور نے اسی ضمن میں اسلام پر عیسائیوں کے بیہودہ اعتراضات کے جوابات دینے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے نہایت روادارانہ طریق اور حقیقت پسندانہ اسلوب بیان کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے عیسائیوں کے گندے سے گندے اعتراضات کو حذف و اضافہ یا کمی و بیشی کے بغیر من و عن درج فرما کر سلسلہ وار ان کے جوابات رقم فرمائے۔ جن سے اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کا بطلان روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا۔

افریقن احمدیوں کا دلچسپ جواب

یہاں سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ اور مغرب کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد احباب میں تشریف فرما ہونے پر سب سے پہلے برادرم ابراہیم ابن یعقوب صاحب کا ایک غیر از جماعت دوست کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ بات یہ ہوئی کہ یہ اور ہمارے دوسرے افریقی بھائی احمد جبرائیل سعید بھی آج کی اس دعوت میں شریک تھے۔ ایک غیر از جماعت دوست جو ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے ابراہیم صاحب سے باتوں باتوں میں پوچھا کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق کیا ہے؟ ان کا جواب کئی لحاظ سے بڑا دلچسپ تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ احمدی اور غیر احمدی ایک باپ کے دو بیٹوں کی طرح اپنے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور آپؐ کے فرمودات کو ماننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار ہیں لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ احمدیوں نے ایک فرمانبردار بیٹے کی حیثیت میں اپنے آقا سرورِ دوعالم کے مبارک ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آپؐ کے اس مہدی اور مسیح کو مان لیا ہے جس کے لئے آپؐ نے سلامتی کی دعا کی اور اُمت کو اس پر سلام بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کامل متبع کی حیثیت میں اُمتِ مُسلمہ کی اصلاح اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے عظیم الشان کام پر مامور فرمایا ہے۔ اس جواب سے وہ بڑے متاثر ہوئے اور ایک احمدی بزرگ سے کہنے لگے کہ وہ بات جو آپ مجھے پندرہ سال میں نہیں سمجھا سکے انہوں نے پانچ منٹ میں سمجھا دی ہے۔

خطبہ نکاح

اسی مجلس میں حضور نے ازراہِ شفقت محترم میجر محمد صفدر صاحب کاکول کی صاحبزادی محترمہ بشریٰ صفدر صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح محترم کیپٹن نذیر احمد صاحب پسر مکرم محمد فرید ولی خان صاحب مشیخ الباندی سے دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے اور اس موقعہ پر حضور نے اپنے خطبہ نکاح میں ازدواجی سلسلہ میں منسلک ہونے کے بعد مرد اور عورت کے مقام اور حیثیت پر لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا جس طرح درخت کو پیوند لگایا جاتا ہے اور دو درخت ایک جان بنکر ایک ہی درخت کی شکل میں بڑھتے، پھولتے اور پھل لاتے ہیں اسی طرح ازدواجی تعلقات کے قیام اور دوام کا انحصار بھی اس بات پر ہے کہ میاں بیوی پیوندی درخت کی طرح یکجان ہو کر خوشگوار بنیادوں پر اپنے تعلقات استوار کریں۔ پھولیں اور پھل لائیں۔

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ" کی روشنی میں حضور نے بتایا کہ جہاں مرد اپنی بیوی کے جملہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی حقوق کے پورا کرنے کا ذمہ دار ہے وہاں اس کی بیوی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے میاں کا لباس اور اس کی زینت کا باعث بنے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ عورت اگر پردہ کرے گی تو وہ معاشرہ کا عضوِ معطل بن کر رہ جائے گی سراسر بے معنی بات ہے۔ عورت پردہ کرتے ہوئے اپنے خاوند کا ہاتھ بٹا سکتی ہے اور اس کے کام میں ممد و معاون بن سکتی ہے۔ فرمایا منصورہ بیگم مغربی افریقہ کے دورہ میں میرے ساتھ تھیں اور ہزاروں میل کے سفر میں یہ برابر پردہ کرتی رہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں تو صرف مردوں سے مصافحے کرتا تھا افریقن عورتوں سے انہوں نے مصافحے کئے۔ ان سے باتیں کیں۔ ان کی دلجوئی کی۔ انہیں نصائح کیں۔ ان سے محبت و پیار کا اظہار کیا۔ اور اس طرح جماعت کے اس حصے کی تسلی و تشفی کا موجب بنیں۔ ورنہ یہ حصہ تشنہ رہ جاتا۔ آپ نے فرمایا قرونِ اولیٰ کی مسلمان عورتیں بھی اپنے عمل سے ثابت کر چکی ہیں کہ پردہ اور حیا مردوں کے دوش بدوش آگے بڑھنے میں ہرگز روک نہیں ہے۔ مسلمان عورتوں نے پردہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں بڑے بڑے کارنامے اور شاندار قومی خدمات سرانجام دی ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ پردہ کسی جائز کام میں روک نہیں ہے۔ البتہ بے پردگی ہزار جائز کاموں کے راستے میں روک ضرور بن سکتی ہے۔ چنانچہ اب بعض اچھے خاصے پڑھے لکھے اور باہر سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر کے آنے والے نوجوان بھی

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

اعلیٰ تعلیم یافتہ بے پردہ عورتوں پر میٹرک پاس پردہ نشین لڑکیوں کو ترجیح دینے لگے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکیوں کا بلا وجہ اور بلا مقصد تعلیم ایک تو ان کی بے پردگی کا ذریعہ بنتی ہے اور دوسرے ان کی عمر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے رشتہ ناطہ کے مسئلہ میں پیچیدگی کا باعث ثابت ہوتی ہے حضور نے فرمایا اس قسم کے حالات میں ظاہر ہے عورت اپنے اس بلند مقام اور اعلیٰ معیار کو قائم نہیں رکھ سکتی جو اسلامی تعلیمات کی رو سے پردے اور حیا کی چاردیواری میں ایک نہایت ہی حسین خوشگوار اور خوشحال ازدواجی زندگی کا ضامن اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضور نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا ہو اور یہ دین و دنیا کی نعمتوں کے وارث بنیں۔

خطبہ جمعہ

کل نماز جمعہ حضور نے اپنی قیام گاہ پر پڑھائی اور اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے وعدوں پر پختہ ایمان اور کامل یقین پیدا کرنے کی ضرورت و اہمیت بیان فرمائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی جماعت سے وعدہ کرتا ہے اور اسے یہ بشارت دیتا ہے کہ وہ آئندہ چل کر اسے ترقی اور غلبہ عطا کرے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں بلکہ جتنے عظیم وعدے اور جتنی عظیم بشارتیں ہوتی ہیں اتنی ہی عظیم مختلف النوع اور پیہم قربانیاں بھی انہیں دینی پڑتی ہیں لیکن انسان پوری بشاشت کے ساتھ اور دل کھول کر قربانیاں پیش نہیں کر سکتا۔ جب تک اسے الٰہی وعدوں اور خدائی بشارتوں پر پختہ ایمان اور پورا یقین حاصل نہ ہو

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں سے جماعت کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے چند الٰہی وعدوں اور عظیم بشارتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ خدائی وعدوں اور بشارتوں کے متعلق جہاں اپنے دل میں یہ پختہ یقین اور کامل وثوق پیدا کرے کہ خدائی وعدے اپنے اپنے وقت پر ضرور پورے ہو کر رہیں گے وہاں وہ بوقت ضرورت خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنی جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے میں بھی قطعاً دریغ نہ کریں۔

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت چیدہ چیدہ احباب کو اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کی متعدد تصاویر دکھائیں جو دراصل اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور احسان کی مظہر اور اسکی تائید و نصرت کا زندہ نشان ہیں۔

قابل توجہ احباب جماعت

شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح و ارشاد کی کوشش ہوتی ہے کہ جو احباب لڑکی یا لڑکے کے رشتے کے لئے لکھتے ہیں ان کے لئے موزوں رشتے تجویز کر کے اطلاع دی جائے اس کے بالمقابل شعبہ ہذا کو شکایت ہے کہ جب احباب کو رشتہ کے لئے لکھا جاتا ہے تو ان کی طرف سے جواب جلد نہیں آتا اور کافی دیر انتظار کرنا پڑتا ہے اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایسی تجاویز کے متعلق جلد جواب بھجوایا کریں تا منظوری کی صورت میں اس رشتہ کے متعلق دوسری جگہ کارروائی کی جا سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان

خاکسار نے آج سے دو سال قبل زہرہ بیگم صاحبہ بنت محترم شمشاد علی خاں صاحب مرحوم کو بعض وجوہات کی بناء پر باہمی رضامندی سے طلاق دیدی تھی اب چونکہ یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ بعض احباب کو اس کا علم نہ ہو اسلئے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی معاملہ میرے متعلق ہو تو مجھ سے براہ راست خط و کتابت کیجائے ربنا پتہ بعد میں اخبار الفضل میں شائع کروا دیا جائے گا۔

(غلام احمد رجسٹری۔ ڈاکٹر لاہور چھاؤنی)

اجتماع انصار اللہ ضلع حیدرآباد کی مختصر روداد

مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا تربیتی اجتماع مورخہ یکم و ۲ ر اگست مسجد احمدیہ لطیف آباد کالونی میں ہوا جس میں ضلع حیدرآباد کی مجالس کے انصار کے علاوہ ضلع تھرپارکر کے متعدد احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔

اجلاس اول ۱ر یکم اگست ۱۹۷۰ء

بروز ہفتہ ۱۰ بجے زیر صدارت مکرمی قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ مجالس سندھ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے بحیثیت مرکزی نمائندہ عہد دہرانے کے بعد صدر محترم کا پیغام پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم لال دین صاحب نے نظم پڑھی درس قرآن کریم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے درس حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کراچی نے دیا۔ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم بابو عبد الغفار صاحب نے دیا۔ نظم مکرم مبارک احمد صاحب ندیم نے پڑھی اور "برکات خلافت" پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ نے تقریر فرمائی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام" پر مکرم سلطان محمود صاحب انور نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس ۸½ بجے شب زیر صدارت مکرمی جناب امیر صاحب حیدرآباد تلاوت قرآن پاک شروع ہوا۔ جو مکرم غلام احمد صاحب عابد نے فرمائی اس اجلاس میں "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے" پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفر افریقہ" پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے اور "سیرت حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم" پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر فرمائیں۔ یہ اجلاس سوا دس بجے شب ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس نماز تہجد باجماعت سے ساڑھے تین بجے صبح شروع ہوا نماز تہجد میں کثرت سے انصار، خدام اور اطفال شامل ہوئے جو مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے درس قرآن کریم اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے درس حدیث دیا پھر مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد واقعات سنا کر احباب کے ایمانوں کو تازگی فراہم کی۔ یہ اجلاس مکرم جناب عبد الرحمٰن صاحب صدیقی ڈویژنل امیر حیدرآباد ڈویژن کی صدارت میں ۷ بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

اجلاس چہارم ۸-۳۰ بجکر پر زیر صدارت مکرم جناب ڈویژنل امیر صاحب "تلاوت کلام پاک" پر شروع ہوا جو مکرم محمد شریف صاحب نے فرمائی۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے "حضرت خلیفۃ المسیح الاول" کی سیرت پر اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اسکے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ انصار نے بڑے ذوق شوق سے اس میں حصہ لیا۔ اس اجلاس کا بقیہ حصہ زیر صدارت مکرم جناب ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ سندھ جاری رہا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے رسالہ "انصار اللہ" کی تحریک فرمائی۔ اور احباب نے ۳۰ رسالوں کی رقم پیش کر دی۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "مقام خاتم النبیین" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم امیر صاحب حیدرآباد نے اخبار میں سے ایک اقتباس سنایا۔ پھر مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے زعماء کو باقاعدگی سے رپورٹیں بھجوانے اور انصار اللہ کے بجٹ پورا کرنے اور مرکزی پروگرام کو پوری طرح زیر عمل لانے کی طرف توجہ دلائی اور یہ بابرکت اجتماع انصار اللہ اور دعا پر ۱۲-۳۰ ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ خوراک کا انتظام ہر لحاظ سے تسلی بخش تھا۔ خدام نے بھی پورا پورا تعاون فرمایا۔ انصار بھائیوں نے بھی کوئی دقیقہ اجتماع کو کامیاب بنانے میں فروگذاشت نہ کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے

— ناظم انصار اللہ ضلع حیدرآباد

تجاویز برائے شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۵ تبوک/ستمبر ۱۳۴۹ھش/۱۹۷۰ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتائج فضل عمر درس القرآن کلاس

امتحان منعقدہ ماہ ظہور ۱۳۴۹ ہش

نتیجہ طالبات معیار دوم

نمبر شمار	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ صادقہ صاحبہ	زوجہ چوہدری محمد صاحب راولپنڈی	۶۶
۲	؍؍ امۃ الحی قمر	بنت بشیر احمد صاحب بھٹی صاحب ؍؍	۸۶
۳	؍؍ نسیم صدیقی	؍؍ محمد یامین صدیقی ؍؍ ؍؍	۹۴
۴	؍؍ امۃ الکریم	؍؍ سید گلزار احمد شاہ ؍؍ ؍؍	۷۴
۵	؍؍ ذکیہ گل	؍؍ چوہدری فضل کریم ؍؍	۱۱۱
۶	؍؍ نگہت زمان	؍؍ سید زمان علی شاہ ؍؍ لائلپور	۱۱۷
۷	؍؍ زاہدہ رحمان	؍؍ خواجہ عبد الرحمان ؍؍ ؍؍	۱۰۶
۸	؍؍ ذکیہ رحمان	؍؍ عطاء الرحمان ؍؍ ؍؍	۹۱
۹	؍؍ ساجدہ شریف	؍؍ قریشی محمد شریف ؍؍ ؍؍	۹۷
۱۰	؍؍ ثریا شریف	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۰۹
۱۱	؍؍ نصرت امین	؍؍ ڈاکٹر امین الدین ؍؍ ؍؍	۱۲۱
۱۲	؍؍ نجیبہ امین	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۸۹
۱۳	؍؍ امۃ الباسط شبانہ	؍؍ شیخ عبد المنان ؍؍ ؍؍	۹۲
۱۴	؍؍ صدیقہ طاہرہ	؍؍ عبد الرحیم ؍؍ ؍؍	۱۲۱
۱۵	؍؍ رفاقت طاہرہ	؍؍ غلام نبی صاحب چک ۱۲۱ ج۔ب ضلع لائلپور	۹۳
۱۶	؍؍ امۃ المتین	؍؍ عبد الواحد صاحب ؍؍	۷۳
۱۷	؍؍ زاہدہ	؍؍ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ؍؍	۱۰۴
۱۸	؍؍ امۃ المتین شمس	؍؍ چک نمبر ۴۸ ضلع لائلپور	۷۵
۱۹	؍؍ امۃ المجیب	؍؍ چوہدری محمد اکرام اللہ ملتان	۱۵۰
۲۰	؍؍ پروین ایوب	؍؍ ملک ایوب احمد ؍؍	۸۸
۲۱	؍؍ شوکت جہاں	؍؍ ماسٹر عبد الحق ساہیوال	۱۰۰
۲۲	؍؍ امۃ الرفیع	؍؍ ملک محمد دین صاحب ؍؍	۱۲۵
۲۳	؍؍ عذرا رشید	؍؍ قاضی عبد الرشید ؍؍ ؍؍	۸۵
۲۴	؍؍ امۃ الجلیل بغدادی	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۸۶
۲۵	؍؍ نفیسہ متین	؍؍ ملک برکت اللہ ؍؍ ؍؍	۱۱۹
۲۶	؍؍ بہجت جہاں	؍؍ عبد الرحیم صاحب لالہ موسیٰ	۱۲۷
۲۷	؍؍ فرحت جہاں	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۱۴
۲۸	؍؍ امۃ الباسط	؍؍ سردار بشیر احمد ؍؍ لاہور	۸۲
۲۹	؍؍ امۃ النعیم	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۷۹
۳۰	؍؍ ثریا بیگم	؍؍ زوجہ مرزا عبد القیوم صاحب ؍؍	۷۶
۳۱	؍؍ نسرین اقبال	؍؍ مرزا عبد القیوم صاحب لاہور	۱۳۵
۳۲	؍؍ شاہدہ نسیم	؍؍ عبد الغنی ؍؍	۹۹
۳۳	؍؍ طاہرہ پروین	؍؍ محمد لطیف صاحب ؍؍	۹۹
۳۴	؍؍ حکمت اللہ	؍؍ محمد منیر ؍؍	۱۰۰
۳۵	؍؍ وحیدہ گل	؍؍ ایم عبد الرحیم صاحب جہلم	۱۲۳
۳۶	؍؍ سعیدہ بیگم	؍؍ سید سردار شاہ ؍؍ ؍؍	۱۲۵
۳۷	؍؍ منصورہ مسعود	؍؍ ڈاکٹر حافظ مسعود صاحب سرگودھا	۱۰۵
۳۸	؍؍ ساجدہ پراچہ	؍؍ بخش الٰہی پراچہ صاحب ؍؍	۱۰۳
۳۹	؍؍ شریف النساء	؍؍ محمد عالم صاحب ؍؍	۹۴
۴۰	؍؍ فرحت جہاں	؍؍ عبد القدوس خاں صاحب پشاور	۱۰۵
۴۱	محترمہ نیرہ مبشرہ	بنت عبد السلام خان صاحب پشاور	۱۲۲
۴۲	؍؍ نصیرہ بیگم	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۱
۴۳	؍؍ صالحہ نسرین	؍؍ محمد سلطان ؍؍ ؍؍	۱۱۹
۴۴	؍؍ نگہت	؍؍ رستم خان ؍؍ ؍؍	۹۵
۴۵	؍؍ ناہید	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۱۱
۴۶	؍؍ بشریٰ رفیق	رفیق احمد صاحب جھنگ صدر	۹۴
۴۷	؍؍ امۃ الحفیظ	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۹۱
۴۸	؍؍ امۃ الحفیظ	؍؍ شیخ محمد اسماعیل صاحب ؍؍	۱۱۴
۴۹	؍؍ امۃ القیوم	؍؍ محمد عبد اللہ ؍؍ ؍؍	۱۴۰
۵۰	؍؍ نصرت آرا	؍؍ محمد حیات مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۷۹
۵۱	؍؍ امۃ الودود	؍؍ بشیر احمد باجوہ گوجرانوالہ	۱۲۱
۵۲	؍؍ سلمیٰ باجوہ	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۱۵
۵۳	؍؍ کنیز	؍؍ عبد اللطیف خالد صاحب ؍؍	۷۷
۵۴	؍؍ عامرہ منیر	؍؍ محمد اکبر منیر صاحب ؍؍	۱۲۶
۵۵	؍؍ زینب بلوچ	؍؍ عبد الرزاق خان بلوچ ڈیرہ غازیخان	۱۱۰
۵۶	؍؍ فرحت بلوچ	؍؍ عبد الرحمٰن بشیر صاحب ؍؍	۸۵
۵۷	؍؍ صالحہ نسرین	؍؍ محمد عارف صاحب گھٹیالیاں	۱۰۷
۵۸	؍؍ عقیلہ فرحت	؍؍ محمد عارف صاحب ؍؍	۱۴۷

(باقی)

ضروری اعلان
برائے
طلبہ واساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج بجائے ۱۳ اکتوبر کے اب مورخہ ۲۶ ستمبر کو صبح ۸ بجے کھل جائے گا اور پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ ایم۔ اے عربی کلاس بھی ۲۶ ستمبر سے شروع ہو جائے گی۔ البتہ ایم ایس سی (فزکس) کلاس ۱۳ اکتوبر کو شروع ہو گی۔

تمام اساتذہ کرام اور طلباء (سوائے ایم۔ ایس سی فزکس کے طلبہ کے) ۲۶ ستمبر کو وقت پر کالج میں حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے اپنے علاقہ میں وصولی کے لئے ہفتہ تحریک جدید از یکم تبوک تا ۷ تبوک (مطابق یکم ستمبر تا ۷ ستمبر ۱۳۴۹ ہش) منایا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کے نتائج سے جلد از جلد وکالت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ امید ہے کہ سیکرٹریان بلا توقف اس اہم کام کو سرانجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی توجہ کیلئے

جماعتہائے احمدیہ کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ ہر ماہ اپنی جماعت کی مساعی کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں موصول ہو جانی چاہیے۔

ماہ اگست کی رپورٹیں جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمادیں اور امراء صاحبان نیز امرائے ضلع اسبات کی نگرانی فرمادیں کہ ان کی جماعتوں کی رپورٹ مرکز کو ارسال کر دی گئی ہے۔ جزاکم اللہ فقط

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

دوائی فضل الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ اولاد نرینہ کیلئے
اس کے استعمال سے بفضلہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۸۶

میں بشیراں بی بی زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن جمال پور ضلع دریا خاں مری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

روپے

۱۔ ایک جوڑی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۴۰/-

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۵/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:۔ بشیراں بی بی ساکن جمال پور P.O دریا خاں۔ ضلع نور بشاہ سندھ

گواہ شد:۔ عبد اللطیف جمال پور سندھ

گواہ شد:۔ نسیمہ نگہت۔ صدر لجنہ اماء اللہ جمالپور سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۷

میں آمنہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمالپور ضلع نور بشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۰-۶-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

روپے

۱۔ حق مہر وصول شدہ بصورت مشین ۱۰۰/-

۲۔ بالیاں ایک جوڑی طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۶۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:۔ آمنہ بیگم ساکن جمال پور۔ P.O دریاں خاں۔ ضلع نور بشاہ سندھ

گواہ شد:۔ نذیر احمد (خاوند موصیہ) جمال پور سندھ

گواہ شد:۔ نسیمہ نگہت۔ صدر لجنہ اماء اللہ جمال پور۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۸

میں شریف بیگم زوجہ خان صاحب راجہ علی محمد صاحب پی سی ایس ریٹائرڈ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دکان واقعہ پرانا قلعہ راولپنڈی مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے

۲۔ کوٹھی ” لاہور مالیتی ۳۰،۰۰۰/-

۳۔ ” ” گجرات ” ۴۰،۰۰۰

۴۔ اراضی زرعی ” سرگودھا ۴۰،۰۰۰/-

۵۔ ۴۲ ایکڑ ” ” نمبری واقعہ کنال ۳۶۷ E.B. ۱۰۰۰۰

۶۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰/-

حق مہر مندرجہ بالا جائیداد میں ہی شامل ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں مگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:۔ شریف بیگم زوجہ علی محمد پی سی ایس ریٹائرڈ ۲-۳-۵ سی گلبرگ لاہور

گواہ شد:۔ راجہ غالب احمد (پسر موصیہ) لاہور

گواہ شد:۔ راجہ علی محمد (خاوند موصیہ) لاہور

مسل نمبر ۲۰۱۸۹

میں نسیم اختر زوجہ بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ضلع نور بشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۰/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

روپے

۱۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات ۵۰۰/-

۲۔ زیور طلائی وزنی آٹھ تولے مالیتی ۱۱۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:۔ نسیم اختر ساکن جمال پور P.O دریا خاں ضلع نور بشاہ سندھ

گواہ شد:۔ عبد اللطیف جالپور سندھ

گواہ شد:۔ نسیمہ نگہت صدر لجنہ اماء اللہ جمال پور سندھ

مسل نمبر ۲۰۱۹۰

میں محمد ابراہیم خان ولد محمد اسمٰعیل خان قوم پٹھان پیشہ × عمر ۸۰ سال بتاریخ بیعت مارچ ۱۹۵۱ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ دس مئی ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد ابراہیم میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ حافظ عطاء الحق نائب صدر لاہور

گواہ شد:۔ رشید احمد خان لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۱۹۱

میں رشیدہ بیگم زوجہ منشی محمد ابراہیم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت مارچ ۱۹۵۰ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:۔ رشیدہ بیگم ۱- میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم (خاوند موصیہ) لاہور

گواہ شد:۔ حافظ عطاء الحق لاہور۔

ضرورت ہے

برائے برآمد پاکستان غلام البرق سے ضروریات زندگی کی مصنوعات یا مصنوعات کے حصے بنانے والے تجربہ کار محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت مع تصدیق امیر صاحب جماعت احمدیہ مقامی کی فوری رابطہ قائم کریں۔

داؤد احمد شبقدر فورٹ ضلع پشاور

(قسط نمبر ۳)

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں حصّہ لینے والے

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے مخلصین

نام مجاہد	وعدہ	ادائیگی
جماعتِ احمدیہ لندن		
مکرم مجیب اللہ صادق صاحب	۲۱۳ پونڈ	
مکرمہ مسز مجیب اللہ صادق صاحب	۵۰ ؍	۵۰ پونڈ
مکرم چوہدری منصور احمد صاحب منجانب پسران خود	۳۶ ؍	۱۲ ؍
〃 محمود ملک صاحب	۵۰ ؍	۱۲-۱۰-۰۰
〃 مظفر احمد صاحب	۵۰ ؍	
〃 ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	۳۶ ؍	۲۴ ؍
〃 مسعود احمد حیات صاحب	۱۰۰ ؍	۵۵ ؍
〃 ممتاز بٹ صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 عبدالکریم بٹ صاحب	۵۰ ؍	
〃 نثار احمد بٹ صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 نسیم احمد صاحب (کراچی)	۲۰۰ ؍	۵۰ ؍
〃 〃 منجانب والد خود	۵۰	
〃 نسیم غوری صاحب	۲۰۰ ؍	۵۰ ؍
〃 ناصر احمد پدالی صاحب	۲۰۰ ؍	
〃 نذیر احمد ایاز صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 ندیم منصور احمد صاحب	۵۰ ؍	۱۷ ؍
〃 ندیم داؤد احمد صاحب	۱۰۰ ؍	۳۴ ؍
〃 ندیم شکور احمد صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 ندیم محمد یامین خاں صاحب	۲۰۰ ؍	۲۰۰ ؍
〃 نذیر احمد ڈار صاحب	۲۰۰ ؍	۱۰۰ ؍
〃 عبیداللہ نصیرالدین صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 〃 〃 منجانب والد خود	۱۰۰ ؍	
〃 〃 〃 〃 والدہ خود	۱۵ ؍	۱۵ ؍
〃 عبیداللہ منیرالدین صاحب	۲۰۰ ؍	
〃 رشید حیات صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 رجب علی صاحب	۲۵ ؍	
مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ رشید حیات صاحب	۱۰۰ ؍	۵۰ ؍
مکرم رشید احمد سجاد صاحب	۱۰۰ ؍	
مسز رقیہ لطیف کھوکھر صاحبہ	۵۰ ؍	
مکرم رشید احمد طاہر صاحب	۱۰۰ ؍	
〃 ریاض۔ اے۔ ملک صاحب	۵۰ ؍	۱۲-۱۰-۰۰
〃 ایم۔ ایل۔ شاکر صاحب	۲۰۰ ؍	
〃 کیو۔ ڈی۔ شاہین صاحب	۲۰۰ ؍	
〃 سلیم احمد مرزا صاحب	۱۰۰ ؍	۵۰ ؍
〃 سردار بشارت احمد صاحب	۱۰۰ ؍	۲۰ ؍
〃 پروفیسر عبدالسلام صاحب	۸۳۲ ؍	۸۳۲-۰-۸
〃 سجاد احمد فاروقی صاحب	۵۰ ؍	
〃 شیر محمد فرید صاحب	۱۰۰ ؍	۳ ؍
〃 محمد سلیم اعوان صاحب	۵۱ ؍	۲۰ ؍
〃 شکیل احمد صاحب	۱۰۰ ؍	۴ ؍

(باقی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا روح پرور اجتماع

شرکت کرنیوالے "ایک نئی رُوح نئی زندگی لے کر جائیں گے"

مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ر اخاء ۱۳۴۹ ہش مجلس مرکزیہ کے زیرِ اہتمام انصاراللہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء (اخاء ۱۳۴۸ ہش) میں ارشاد فرمایا ہے :۔

"تمام جماعتوں کے نمائندے لجنہ اور ناصرات۔ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال اور انصار اللہ کے اجتماعات میں ضرور شامل ہوں"

نیز فرمایا :۔

"جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔۔۔خواہ ایک ہی آسکے اور اگر چھوٹی جماعت ہے لیکن شامل ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ ایک نئی روح اور نئی زندگی وہ لے کر واپس جائیں گے"

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں تمام مجالس کے زعماء و منتظمین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اپنے نمائندگان کو اِس بابرکت اجتماع میں بھجوانے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ کوئی ایک بھی مجلس ایسی نہ رہ جائے جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اِس اجتماع میں شریک نہ ہو۔

اس سلسلہ میں امراء صاحبان و مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران بیت المال سے بھی گزارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تکمیل کے لئے حضور کا یہ پیغام اپنے اپنے حلقہ میں پہنچا کر کوشش کریں کہ ان علاقوں کی جماعتوں کے نمائندے ضرور شریک اجتماع ہوں جزاکم اللہ۔ (نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام

دینی علمی تحقیقی تصانیف کے انعامی مقابلہ بابت سال ۱۹۶۸ء کا نتیجہ

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق ہر سال پانچ انعامات کے لئے انعامی مقابلہ کا اہتمام کرتا ہے۔ مقررہ عنوانات پر تحقیقی مقالہ جات بھجوانے کی اہلِ علم و قلم اصحاب کو دعوت دی جاتی ہے۔ یہ پانچوں انعامات ایک ایک ہزار روپیہ کے ہوتے ہیں۔

پہلے انعامی مقابلہ میں جو ۱۹۶۷ء میں منعقد ہوا چار مقالے انعام کے مستحق قرار پائے تھے اور یہ انعامات ایک خصوصی تقریب میں ۲۵ر مئی ۱۹۶۹ء کو متعلقہ مقالہ نویسوں میں تقسیم کئے گئے۔

۱۹۶۸ء میں ۹ مقالہ جات موصول ہوئے ان میں سے چار مقالہ جات شرائط کے مطابق انعامی مقابلہ میں رکھے جانے کے قابل قرار پائے جن پر تین تین منصفین اصحاب کی آراء طلب کی گئیں۔ منصفین کی آراء کے مدنظر صرف ایک مقالہ انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ یہ مقالہ مکرم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی نے بعنوان "اسلام کا وراثتی نظام" مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب موصوف کو یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں علمی میدان میں دینی خدمات سرانجام دینے کی بیش از پیش توفیق عطا فرماوے آمین۔

ایک ہزار روپیہ کا یہ انعام عنقریب ایک خصوصی تقریب میں پروفیسر صاحب کو پیش کیا جائے گا۔ تقریب کے انعقاد کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استصواب کے بعد کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار شیخ مبارک احمد

سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴